سوال

(214) دم مسفوح کے علاوہ کوئی جانور کے تمام حصے حلال ہیں

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نص قرآن : اِلَّآ اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا سورۃ الانعام : 145) بصیغہ حصر بتلاتی ہے کہ حلال مذبوحہ حیوانات میں سوائے دم مسفوح کے اور کوئی چیز ایسی نہیں ہے جس کا کھانا ناجائز ہو اور صحاح ستہ میں جو حدیث صحیح کا یہ جملہ ہے کہ وماسکت عنہ فعفو اس سے بھی واضح ہے کہ کتاب اللہ نے جس چیز کو ممنوع اور ناجائز نہیں بتایا ہے وہ حلال اور مباح الاکل ہے۔

آں حضرت ﷺ کے زمانہ میں برابر جانور ذبح ہوتے تھے۔ اور عام خوراک کی گوشت تھی اگر کوئی حشہ مکروہ ہوتا تو ضرور محدثین اپنی کتابوں مین اس کو درج کرتے مگر کہیں نہیں ہے۔ مگر درمختار میں ذیل کی حدیث ہے روی الاوزاعی عن واصل بن ابی جمیلۃ عن مجاہد قال : کرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الشاۃ الذکر الاثنیین والقبل والغدۃ والمرارۃ والمثانۃ والدلدم پس عرض یہ ہے کہ اہل حدیث کے علما اسے مانتے ہیں یا نہیں ؟ اور اوزاعی جس نے یہ حدیث روایت کی ہے ان کی بھی کوئی کتاب ہے یا نہیں ؟ فقہاء کی حدیث قابل عمل نہیں ہے جب تک محدثین کی کتابوں سے ان کا ثبوت نہ ملے

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مولانا عبدالحئی صاحب لکھنوی اپے فتوی 2/105 میں لکھتے ہیں کہ ظواہر کتب سے معلوم ہوتا ہے کہ کراہت اس کی حرام مغز کی تنزیہی ہے نہ تحریمی۔ حنفیہ حرام مغز حصصیتن مصانہ پتا وغیرہ کی کراہت پر دلیلیں پش کرتے ہیں : قالفی الحادي : والحرام منہا واحد وہو الدم المسفوح لقولہ تعالی (حرمت علیکم المیتۃ والدم الخ والباقی من السبعۃ مکروہ لانہ مما یستجثہ وما سوی ذلک مباح علی اصلہ لان اصلہ لان الاصل فی الاشیاء الاباحۃ انتہی

لیکن یہ دلیل قابل التفات واعتبار نہیں کیونکہ جب کسی جانور کو شریعت نے حلال ومباح کردیا تو اس کے سارے اجزا ہمارے لئے حلال وطیب ہیں اور اس کی کوئی چیز حرام وغیرہ طیب نہیں۔ ہاں جس جزاور حصہ کو خود شریعت نے حرام یا مکروہ بتلایا ہے وہ بلاشبہ حرام یا مکروہ ہوگا اور ہمارے نفوس اور طبائع کا بعض اجزا کو مکروہ وخبیث سمجھنا کوئی چیز نہیں کہ نفوس یا مکروہ بتلایا ہے وہ بلاشبہ حرام یا مکرو اور حرمت اور کراہت واباحت کے معاملہ میں انسانی نفوس وطبائع کو مرجع نہیں قراردیا اور نہ ہم کو اس کی اجازت دی کہ جس چیز کو ہمار طبیعتیں خبیث خیال کریں تو اس چیز کو ہم شرعا حرام یا مکروہ سمجھیں۔

دوسری دلیل مجاہد کی وہ روایت ہے جو سوال میں درج ہے لیکن یہ دلیل بھی علماء حدیث کے نزدیک قابل اعتبار دووجہ سے طبیعتیں خیال کریں تو اس چیز کو ہم شرعات حرام یا

مکروہ سمجھیں۔

دوسری دلیل مجاہد کی وہ روایت ہے جو سوال میں درج ہے لیکن یہ دلیل بھی علماء حدیث کے نزدیک قابل اعتبار نہیں دو وجہ سے اورل: اس حدیث کو امام ابوداود نے اپنی مراسیل میں روایت کیا جس کے الفاظ یہ ہے ہیں۔ (عن مجاہد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کرہ من الشاۃ سبعا المثانۃ والغدۃ والذکر والحیاء والاثیین (کتاب المراسیل ص 45) اور حدیث مرسل کے قابل استدلال ہونے میں علمائ سلف کا اختلاف مشہور ہے۔

علماء اہل حدیث کے نزدیک راجح یہ ہے کہ حدیث مسرسل حجت نہیں۔ امام شافعی بعض صورتوں میں اس کو حجت مانتے ہیں۔ چنانچہ امام نووی مقدمہ شرح المہذب مین لکھتے ہیں: قال الشافعي واحتج بمرسل كبائر التابعين اذا اسند من جهة اخري اوارسله من اخذ عن غير رجال الاول اووافق قوله الصحابي وافتي اكثر العلماء بمقتضاه لخ (قواعد التحدیث 120)

درحقیقت یہ ہے کہ ان صورتوں میں کوئی صورت بھی مجاہد کی اس مرسل روایت کے بارے میں متحقق نہیں پس حدیث مرسل کے بارے میں جن علماء امت نے اعتدال اور تفصیل کی راہ اختیار کی ہے ان کے نزدیک بھی یہ روایت قابل احتجاج نہیں ہوگی۔

(2) اس مرسل روایت کی پوری سند ہمارے سامنے نہیں ہے معلوم نہیں کہ اس کی سند کیسی ہے؟ اور جب تک یہ نہ معلوم ہوجائے ایسی حدیث سے کی چیز کی حرمت اور اکراہت نہیں ثابت کی جاسکتی۔ خلاصہ یہ کہ دونوں دلیلیں کراہت کی ناقابل اطمینان ہیں اور دم مسفوح کے علاوہ حلال جانور کی کی چیز کی حرمت یا کراہت کسی صحیح یا مرفوع روایت سے ثابت نہیں اور آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ وماسکت عنہ عفو (ابواداود وغیرہ) پس حلال جانور کے تمام اجزاء علاوہ دم مسفوح حلال اور مباح ہیں۔

عبدالرحمن بن عمر الاوزاعی المتوفی 185ھ ملک شام کے بعت بڑے امام اور مجتہد فقیہ اور محدث تھے۔ ستر ہزار مسائل اور استفتا کے جواب دیئے۔ ان کی کوئی کاب نہیں البتہ ان کے بعض رشائل کا تذکرہ کیا جاتا ہے جو دنیا سے ناپید ہوگئے ہیں۔ بے شک فقہاء کے کتابوں میں مدرج حدیث قابل اعتبار نہیں جب تک کہ ان کے سند نہ معلوم ہوجائے خواہ یہ فقہاء کتنے ہی جلیل القدر کیوں نہ وہوں قال علی القاری فی رسالۃ الموضوعات ص: طبع القسطنطنیۃ: حدیث من قضی صلوتہ من الفرائش فی آخر جمعۃ من رمضان کان جابر لکل صلوۃ فائتۃ فی عمرہ الی سبعین منہ باطل قطعا والا عبرۃ وعلا عبرۃ بنقل صاحب النہایۃ وغیرہ من بقیۃ شراح الہدایۃ فانہم لیسوا من المحدثین والا اسندوا الحدیث الیی احد من المخرجین انتہی

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2۔ کتاب الآضاحی والذبائح

صفحہ نمبر 414

محدث فتویٰ